السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

‘‘میں نے مجلۃ العربی عدد 237 بابت ماہ شعبان 1398ھ میں ڈاکٹر محمد احمد خلف اللہ کا ایک مقالہ پڑھا ہے جس کا موضوع تھا ’’مطالعہ قرآن ... اعتراضات کا جواب نئے زاویوں سے

امید ہے کہ آپ اس مقالہ کو ملاحظہ فرمائیں گے خاص طور پڑ اس کے اس حصہ کو جو ترجمہ قرآن سے متعلق ہے اور ان کے کلام سے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کی مراد حرفی ترجمہ سے ہے ۔ ترجمہ قرآن کے جواز کے بارے میں انہوں نے جو اسباب بیان کیے ہین ان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے ؟ رہنمائی فرمائیں ۔ اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر سے نوزے اور اپنی شریعت اور اپنے نبی محمد ﷺ کی سنت کا دفاع کرنے والوں میں سے بنائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ڈاکٹر صاحب کے مذکورہ مقالہ سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ان کی مراد قرآن مجید کے معانی کا ترجمہ جائز ہے جب کہ یہ ترجمہ کوئی ایسا عالم کرے جو قرآن مجید کے معانی کو صحیح طور پر سمجھتا ہو اور انہیں دوسری زبان میں صحیح طور پر بیان کر سکتا ہو اور یہ تعبیر ایسے دقیق انداز میں ہو جس سے نصوص قرآن کے معنی صحیح صحیح سمجھ میں آجاتے ہوں تاکہ قرآن مجید کے معانی ومطالب کو ان لوگوں تک پہنچانے کا فریضہ بھی ادا کیا جاسکے جو عربی زبان نہیں جانتے ۔ شیخ الاسلام احمد بن تیمیہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل اصطلاح سے ان کی اصطلاح اور ان کی لغت کے مطابق ہونا مکروہ نہیں ہے جب کہ اس کی ضرورت نہ ہو تو ائمہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے ۔ ’’نبی اکرم ﷺ نے ام خالد بنت سعید بن عاص سے فرمایا تھا جب کہ وہ چھوٹی بچی تھیں اور وہ سرزمین حبشہ میں پیدا ہوئی تھیں کیونکہ ان کے والد ہجرت کے وہاں تشریف لے کر گئے تھے تو آپ نے فرمایا تھا آئے ام خالد! ’’ھذاسنا‘‘ اور زبان حبشہ میں سنا کے معنی حسن کے کے ہیں -

(صحیح لبخاري اللباس الخمیصه السوداء حدیث: 5832)

آپ نے یہ لفظ اس لیے استعمال کیا کہ ام خالد کی یہ زبان تھی لہذا جو شخص قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لیے ترجمہ کا محتاج ہو تو اس کے لیے ترجمہ کیا جانا چاہیے ۔ اس طرح معلم کو بھی چاہیے وہ دوسری قوموں کی کتابوں کو ان کی زبان میں پڑھے اور عربی میں ترجمہ کرے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا تھا کہ یہودیوں کی کتاب کو سیکھیں تاکہ وہ آب کے لیے ان کی زبان مین لکھنے پڑھنے کی خدمت کو سرانجام دے سکیں کیونکہ یہودیوں پر اعتماد نہیں تھا ۔

(صحیح البخاري الاحکام باب ترجمة الحکام وھل یجوز ترجمان واحد؟ حدیث: 7195 معلقا سنن ابی داوٗد العلم باب روایة حدیث اھل الکتاب حدیث: 3645 وجامع الترمذي الاستئذان حدیث: 2715)

صوتی ترجمہ جائز نہیں ہے اس سے قبل مجلس کبار علماء سعودی عرب نے بھی اس سلسلہ میں قرادداد منظور کی ہے مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص56

محدث فتویٰ